گشت ذبیح بر خبر علم دنسق زمانہ
شہر بشہر در گرو در عہد جلال قیصری

دال ہاین دقائع است مصرعہ گفتہ ذکی
سطوت خلو ہا شود دبدبۂ سکندری

دبدبۂ سکندری

[illegible]

بہ فیضِ روحانی حضرت جناب شاہ محمد فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

اشتہار ضوابط اخبار

(۱) اخبار ہفتہ وار ہے جو ... دوشنبہ کو ۴۰ سال سے ریاست رامپور سے شائع ہوتا ہے ... اول ... ہمت پر ... کے مراسلات اور ... ملیں جلسے مابین رعایا ... خوشگوار تعلقات پیدا ہوں پھر انگریزی اخبارات کے ... ترجمے اور تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں (۲) قیمت اسکی رعایات پر منقسم ہے (ا) جملہ اعلیٰ والیان ریاست و معززین ... اپنی قدردانی سے جو عطا فرمائیں (ب) امرائے ملک کو ... ششماہی ... اور ... (ج) قدردان ... سالانہ ششماہی ... اور ماہوار ... (د) حضرات ... کرام و دفتر ... ملازم و دیگر استطاعت طلبا کو خاص ... (۳) یہ اخبار ... میں بالیہ خریداری ... صاحب ... نام ... خواست ... بھیجا جاتا ہے ... خریداری منظور ہو ... خریدار متصور ہونگے در صورت ... عدم ترسیل اخبار کی اطلاع ... تمام خط و کتابت بنام ... محمد فضل حسن صاحب صابری اڈیٹر ... ہونی چاہئے۔ (۵) جو صاحب اخبار خریدنا ... قیمت اخبار بیباق کریں ورنہ خریدار متصور ... وقت ...

اخبار واجب الادا ہوگی (۶) ہر قسم کے تجارتی اشتہارات بجائیکہ ان میں کوئی قانونی قباحت موجود نہ ہو درج اخبار ہوسکتے ہیں یا اخبار کی اشاعت کے ساتھ مشتہر ہوسکتے ہیں مطالب خاص کی اجرت فی سطر ۲ر آنہ اور تجارتی کیلئے ۱ر آنہ فی سطر لیا جائیگا۔ بطور ضمیمہ شائع ہونیوالے اشتہارات کیلئے ۸ر آنہ فیصدی اور اشتہارات دینا ہونگے خریدی علاوہ کیلئے خط و کتابت محض تصفیح اوقات ہوگا۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنا چاہئے۔ (۷) نمونہ اخبار کیلئے ۲ر آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

رعایتی شرح اجرت طبع اشتہارات

مدت طبع	۲ کالم	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	
سالانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
سہ ماہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
دو ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ایکماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

(۱) پہلے نرخنامہ سے ... اہل معاملہ کی ... رسانی کی خاطر ... ہر سہ ... کمی ... اب ہر شرح ... ایک ... کالم ہوگی (۲) اجرت کل پیشگی ... (۳) ... شرح نمونہ (۴) مضامین ... اشتہارات ... نرخنامہ کے مطابق ... داخل ... مشتہر ... اخبار ...

رجسٹرڈ نمبر ... ۱۵

علمی جواہر ریزے

نیر اعظم روزانہ ہفتہ وار مرادآباد کا ۰۵ سال کا پرانا اور موزون اور زیادہ چھپنے والا خوش بیان اخبار ہے گورنمنٹ کا وفادار اور رعایا کا دلسوز وکیل ہے اسلامی و قومی درد رکھتا ہے بلکہ کی اغراض بھی ہمیشہ پیش نظر رکھتا ہے ۲۰×۲۶ سائز کے ۱۲ صفحہ کلان پر ہفتہ وار شائع ہوتا ہے۔ سالانہ چندہ پیشگی للعہ ہے مفت نمونہ طلب کیجئے پسند خاطر ہونے پر قدردانی فرمایئے تجارتی سوداگران کے واسطے اشتہارات کا بہترین ذریعہ

گنج شایگان دنیا بھر کی سلطنتون کے سونے چاندی تانبے کے سکون کی تصویرین ہیئت وغیرہ دو جلد عہ

مخزن الفوائد دنیا بھر کے اوزان پیمانے تصاویر سکہ جات اور مختلف صنعتین دو جلد عہ

تاج و نشان دنیا بھر کی سلطنتون ریاستون کے تاج و نشان ہار کے وغیرہ کی تصاویر دو جلد عہ

دستار و کلاہ تمام دنیا کی مختلف قسم کی پگڑی۔ ٹوپی کنٹوپ۔ خود۔ شملہ عمامہ وغیرہ کی تصاویر ۸ر

ملہم تاریخ فن تاریخگوئی کے تمام قواعد محاکے اس فن کے صنائع بدائع اردو مین عمر

ملخص ملہم ملہم تاریخ اسی فارسی کا ترجمہ ہے عہ

مخزن ڈائرکٹری۔ ہمارے ایک مکرم نے حروف تہجی کے لحاظ سے یہ ڈائرکٹری لکھنا شروع کی تھی انکا انتقال ہوگیا حرف کاف تک ہی یہ ڈائرکٹری چھپی تھی ہندوستان کے ہر کاروباری اصحاب کے لیے نہایت مفید چیز ہے ۳ر

جنگ یورپ اس جنگ کے مفصل حالات و تفصیلی واقعات کی پہلی کتاب قیمت ۸ر

آئینہ جنگ جنگ یورپ کی نہایت کارآمد مفصل اور مبسوط ڈائرکٹری قیمت ۶ر

تاریخ خیرپور سندھ تین حصے۔ ریاست کی تاریخ عمائدین کا تذکرہ۔ اڈیٹر کا سفرنامہ ۱ر

احسان الاسلام۔ تمام ادیان دنیا کے بمقابلہ تفصیل و اسلام کے دلائل اور انکے اثرات جو مانے پڑے ہین قیمت عہ

تاریخ اودھ برہان الملک کے عہد سے واجد علیشاہ تک

مفصل حالات عجیب

تذکرۃ السلوک۔ اردو فلسفہ اور حکمت کو لئے ہوئے مع مصطلحات صوفیہ قیمت عہ

احسن الافکار بڑے پیر صاحب کی مفصل سوانح کرامات حالات حسب و نسب وغیرہ اور مناقب صحیحہ ۱۲ر

اصول فقہ۔ اردو فقہ مین نہایت مفصل اور مشرح پہلی کتاب طلبہ کو نہایت مفید ہے قیمت عہ

بحر الغرائب طریقہ ہائے جفر و دفریت و خواص اسما و اذکار مفصل

تاریخ بوہران۔ بوہرہ قوم کی تحقیقات اور مستند تاریخ کلان خورد قیمت ۱ر

مرقع کالج علیگڑھ کالج اور بورڈنگ کے دلچسپ حالات و حکایات

سوانح عمری مہاراجہ سر کشن پرشاد سابق پیشکار دولت آصفیہ قیمت

افسون مہذب پارسی کا ناول بی بی بچون کے پڑھنے کے قابل

کا سچا افسانہ عہ

اخبار الصناوید دو جلد ۱۲ سو صفحہ نواب علی محمد خان کے وقت سے آجتک کے رامپور کی تاریخ چھ روپیہ (۶ ر)

المشتہر منیجر نیر اعظم بک ایجنسی مرادآباد۔ یو۔ پی۔

الخلیل بک ایجنسی بجنور یوپی

کے کارخانے میں ہر قسم کی کتابین بکثرت فروخت ہوتی ہین عموماً مولانا شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریباً جملہ تصانیف و شاعر اسلام کی قابل دید سیرۃ النعمان و رسول کے کلام اور رسائل مین فلاح بخش دلی تصرف اور مذہب اسلام کی تاریخ کے متعلق اکثر بہترین کتابین ہین اور نظم و نثر دوانی ڈیڑھ روپیہ تک کی بالکل اور اس سے زیادہ مالیت کی قیمت اگر محصول ڈاک کے دامون پر بھیج سکتے ہین کارڈ لکھئے آج ہی اخبار فوراً درخواست کرین عمر کی کتابین مفت بھیجی جائین

کتب مفت الخلیل کا نمونہ مفت!

الخلیل اخبار ہفتہ مین دوبار۔ یکم ۴-۸-۱۲-۱۶-۲۰-۲۴-۲۸ ہر ماہ تاریخ کو پابندی وقت سے شائع ہو کر ۳ سال سے ہر سنت اور خوبی ملک کی موجودہ حالت اسلام اور مسلمانون کی سود و بہبود کی متعلق خاص مضامین ہر اشاعت کے علاوہ اپنے مخصوص نامہ نگار میں اڈیٹوریل نوٹ مختلف اقتباسات بہترین انتخابات دنیا کے اسلام اور ہندوستان کے علاوہ جنگ کی ہیجان انگیز خبرین موصل پر ترکی و برطانیہ کی تصفیہ کی تازہ بتازہ دلچسپ خبرین شائع کرتا ہے پڑھنے کے لئے الخلیل کو انتخاب کرنا اخبار بینی کے صحیح مذاق کا ثبوت دیتا ہے چندہ سالانہ چھ روپیہ ششماہی تین روپیہ چار آنہ ششماہی دو۔ مطبع الخلیل پریس مین ہر قسم کی کتابین و رسائل و اشتہارات وغیرہ نہایت عمدگی سے ہر قسم کے چھپ سکتے ہین

دبدبۂ سکندری رامپور

یوم مبارک دوشنبہ

۲۳ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۴۲ھ مطابق یکم دسمبر سنہ ۱۹۲۳ء

حضرت عشاق خدا کے نصیحت بخش اقوال

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم اپنا بھید چھپاؤ جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ اپنا اختیار ہاتھ سے جانے نہیں دیتا جس سے تمکو نفرت ہو اُس سے تم ڈرتے رہو سب سے زیادہ عقلمند وہ شخص ہے جو ہمارے افعال کی اچھی تاویل کر سکتا ہو۔ آج کا کام کل پر اٹھا نہ رکھو۔ روپے سے اولاد بچا کیونکر بغیر نہیں رہتے یعنی دولت کا نشہ ضرور ہوتا ہے۔ جو چیز پیچھے ہٹ جائے پھر آگے نہیں بڑھتی۔ واپس گیا ہوا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔ جو شخص برائی سے بالکل واقف نہیں وہ برائی میں مبتلا ہوگا۔ جب کوئی شخص مجھ سے سوال کرتا ہے تو مجھکو اسکی عقل کا اندازہ معلوم ہو جاتا ہے۔ واعظ کو چاہیے کہ لوگوں کی فکر میں خود کو نہ بھولے یعنی مصداق دیگران را نصیحت و خود را فضیحت نہ ہو۔ دُنیا تھوڑی سی لو۔ تو آزادانہ بسر کر سکو گے یعنی جسقدر مال کم ہوگا اُتنی ہی بےفکری زیادہ ہوگی۔ توبہ کی تکلیف سے گناہ کا چھوڑ دینا زیادہ آسان ہے۔ صبر و قناعت پر میرے دو داروغے تعینات ہیں۔ آب و گل۔ اگر صبر و شکر دو سواریاں ہوتیں تو میں اُسکی پروا نہ کرتا کہ دونوں میں سے کس پر سوار ہوں۔ خدا اُس شخص کا بھلا کرے جو میرے عیب میرے پاس تحفے بھیجتا ہے یعنی میرے عیوب سے مجھے اطلاع دیتا ہے اور میری بُری باتیں مجھپر ظاہر کرتا ہے۔ آدمی کے نماز روزہ پر نہ جاؤ بلکہ اوسکی سچائی اور عقل کو دیکھو۔ اور اُسکے باہمی معاملات پر نظر کرو۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے نہایت صواب تھی۔ کان رأیه موافقا للکتاب۔ آپکی رائے کے مطابق قرآن شریف میں بعض احکام صادر ہوئے ہیں۔ آپ ہر بات کی تہ کو پہونچ جاتے تھے۔ آپکے ہزارہا ارشادات واجب العمل ہیں۔ صرف چند ملفوظ مبارک یہاں نقل کئے ہیں۔

حضور پر نور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھکو اس امر کا خوف ہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مُردوں کا دفن کرنا چھوڑ دوگے۔ تو میں رب العزت سے چاہتا کہ وہ تمکو قبر کا عذاب سنوا دیتا۔

جاننا چاہیے کہ عذاب قبر مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہی نہیں ہوتا کہ روح جسم سے خارج ہوتے ہی دوزخ میں داخل ہو جاتی ہے۔ قبر میں عذاب دیا جانا۔ اور منکر نکیر کی پوچھ پاچھ ہمارے عقیدے میں داخل ہے۔ جو اس سے منکر ہو اُسکا اسلام صحیح نہیں۔ متعدد احادیث در بارہ عذاب قبر وارد ہیں۔ اور قرآن مجید سے بھی ثابت ہے مُردے کو قبر میں رکھتے ہی اُسکے پاس دو فرشتے بہت ڈراونی صورت والے آتے ہیں اور سختی سے توحید و نبوت کی بابت سوال کرتے ہیں کہ تیرا خدا کون ہے اور تو کس پیغمبر کی اُمت میں ہے۔ اگر خاتمہ بخیر ہوا ہے تو مُردہ کافی و شافی جواب دیتا ہے۔ اُسوقت اُس سے کہا جاتا ہے کہ ہمکو پہلے سے معلوم تھا کہ تو درست جواب دیگا۔ پھر قبر کو اُسکی نظر کی حد تک وسیع کر دیا جاتا ہے۔ جہاں قیامت تک آرام کے ساتھ بسر ہوتی ہے۔ اگر گناہوں کی کثرت عقائد کی خرابی اور شامت اعمال سے اللہ تعالیٰ کے واحد معبود ہونے اور خاتم المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے کی گواہی دینے سے معذور رہا تو لا ادری یعنی میں نہیں جانتا کہتا ہے۔ قبر اوسکا کچومر نکالتی ہے اور قبر کا عذاب شروع ہو جاتا ہے۔

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہی ذکر اس حدیث میں فرمایا ہے کہ تم بدبخت مُردے کی قبر کے عذاب کو سُنو تو ایسے بدحواس ہو جاؤ کہ مُردوں کا دفن کرنا بھی بھول جاؤ۔ مُردہ عذاب قبر کی سختی سے چلاتا ہے۔ سوائے بنی آدم اور جنوں کے باقی تمام مخلوق اُس فریاد کو سنتی اور عذاب کو دیکھتی ہے۔ آدمی کا نہ سننا محض اس وجہ سے ہے کہ ہیبت کے اثر سے دیوانے نہ ہو جائیں اور دُنیا کے نظام میں خلل نہ آ جائے۔

اے میرے خدا تو اپنے حبیب کرم رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سے ہمکو دوزخ اور قبر کے عذاب سے بچا۔

حضرت نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے نکلنے والا یہ جانتا کہ اس حرکت سے اُسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر وہ اس جگہ چالیس سال یا چالیس ماہ یا چالیس روز تک باانتظار فراغت از نماز نمازی کھڑا رہنا پسند کرتا

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نمازی کے آگے سے بلکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو نکلنا نہ چاہئیے۔ یہ ایسا گناہ ہے جسکے سبب چالیس سال یا چالیس مہینے یا چالیس روز گرفتار عذاب رہنا ہوگا۔ مدت کا تقرر راوی نے اسوجہ سے مختلف بیان کیا کہ انکو ٹھیک ٹھیک یہ یقین نہ رہا تھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کس قدر مدت بیان فرمائی ہے۔ امام طحاوی جو بہت بڑے محدث ہیں فرماتے ہیں کہ انکو چالیس سال صحیح معلوم ہوتے ہیں۔ شرع مطہرہ نے مسلمانوں کو اس خطا سے محفوظ رکھنے کیواسطے نمازی کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے سامنے سترہ قائم کرے۔ سترہ کی تعریف یہ ہے کہ نمازی اپنی سجدہ گاہ کے سامنے آڑ کھڑی کرے جس حالت میں نمازی کے روبرو سترہ موجود ہو تو اسکے آگے سے گذر سکتے ہیں۔ اگر نمازی چبوترہ پر نماز پڑھ رہا ہو اور وہ چبوترہ اس قدر اونچا ہو کہ سامنے سے گذرنے والے کے اعضاء جسم اسفل اگر سب نیچے کے عضو اس سے نیچے ہوں مانع گذر نہیں ہے۔ لکڑی یا دیگر شئی سترہ کا طول ایک ہاتھ اور موٹائی انگوٹھے کے برابر ہونی چاہئیے۔ سترہ ایسی جگہ کھڑا کرنا چاہئیے کہ نمازی آسانی سے سجدہ کر سکے۔ امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے۔ ہر ایک مقتدی کو اپنے سامنے سترہ قائم کرنا ضروری نہیں۔ نمازی کا ایسے مقام پر نماز پڑھنا۔ اور سترہ قائم نہ کرنا کہ اسکے سامنے سے گذرنے بغیر گذرگاہ ہو۔ خود نمازی کو گنہگار کرتا ہے۔ اور گذرنیوالے پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

ایک خاتون محترمہ کی وفات

ہم کو نہایت افسوس سے معلوم ہوا کہ ہمارے معزز و محترم عالی جناب آنریبل خان بہادر رائے ولی محمد خان صاحب جاگیردار فاروقی آنریری جج و آنریری مجسٹریٹ رائیکوٹ ضلع لودھیانہ کی زوجہ محترمہ یعنی والدہ ماجدہ برخوردار اقبال محمد خان سلمہ نے جو ہماری پیر بہن اور ایک مریم خصال خاتون تھیں۔ ۱۳ ماہ فاخرہ ربیع الآخر ۱۳۴۵ھ مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۲۶ء یوم جمعہ کو داعی اجل کو لبیک کہا اور رحلت گزائے آخرت ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کے اوصاف ہمکو معلوم ہیں اسلئے ہمنے انکو مریم خصال لکھا ہے۔ افسوس ہے کہ بہت سی نیکیاں بھائی صاحب موصوف کے گھر سے اٹھ گئیں۔ اور مفارقت کا قلق [illegible] برادر کو مرحومہ سے دنیا کی بہت سی مسرتیں وابستہ تھیں۔ خدا نے اولاد دی۔ مال دیا۔ عزت دی لیکن اسوقت بھائی صاحب ممدوح کے لئے بہت سی مشکلات کا اضافہ مرحومہ کی وفات کے باعث ہوگیا۔ ہمکو اپنے محترم بھائی صاحب سے اس حادثہ میں ہمدردی ہے اور ہم مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے پسماندگان سے خواہش کرتے ہیں کہ ایصال ثواب کی ہر ممکن طریقے سے کوشش کیجائے۔ جہاں جہاں بھائی صاحب کے مرید ہیں انکو بھی لازم ہے کہ اپنی پیر مرحومہ کے ساتھ ثواب کی نیکی کریں کل یہ دن ہمارے لئے بھی مقرر ہے جب آج ہم جو کچھ کر سکتے ہیں کریں کل انشاء اللہ تعالیٰ اوسکا پھل ملیگا۔

بی اماں مرحومہ کا جنازہ اور غیر مسلموں کا کاندھا

خبر ملی ہے کہ بی اماں مرحومہ یعنی والدہ محترمہ علی برادران کے جنازہ کو گاندھی جی نے کاندھا دیا اور جب مرحومہ کی نعش قبر میں اتار دی گئی اور سب نے مٹی دی تو جناب گاندھی جی بھی مٹی دینے میں شریک ہوئے۔

یہ خبر جس وقت سے اخبارات میں پڑھی ہے مجھکو یقین ہوگیا کہ مسٹر گاندھی بھی ایک معمولی درجہ کے انسان ہیں لیکن اسکے ساتھ ہم یہ کہے بغیر بھی نہ رہینگے کہ مسلمانوں سے غیرت مذہبی اور حمیت اسلام کا مادہ بھی مسلوب کر لیا گیا ہے۔ علی برادران تو اس بارہ میں ایک مخالفانہ خیال رکھتے ہی ہیں مگر کیا جنازہ میں کوئی ایسا مسلمان شریک نہ تھا جو اس حقیقت کو واضح کر دیتا کہ مسٹر گاندھی جی کو مسلم میت کو کاندھا دینا کس حد تک صحیح اور جائز ہے۔ کیا علمائے دہلی نے اسپر توجہ فرمائی ہے؟ اگر نہیں تو کیوں۔ اگر یہی رواداری ہے تو وہ دن بھی دور نہیں جبکہ مسلمان زندہ عورتوں کیلئے غیر مسلموں سے نکاح کا جواز ثابت کر دیا جائے۔ علمائے کرام کو اس مسئلہ پر مذہبی روشنی ڈالنی چاہئے تاکہ آیندہ کو احتیاط کیجا سکے۔

ناشر سلطان الاخبار بمبئی کی وفات

انتہائی افسوس ہے کہ ۳ نومبر کے سلطان الاخبار بمبئی میں پڑھا کہ اسکے سرگرم ناشر مولانا محمد دین صاحب نے ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو رحلت کی۔ اسیوجہ سے اخبار بند رہا۔ خداتعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت

مضامین خاص

نجدیوں کی گستاخیاں مکہ معظمہ پر موجب اندیشہ ہیں

حضرت مولانا عبدالباری صاحب قبلہ فرنگی محلی کا اعلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مصلیاً و مسلماً

مکرمی و ادام مجدکم۔ السلام علیکم۔ ہم لوگ ہندو مسلم اتحاد میں کوشان ہیں۔ اور ہماری دلی آرزو ہے کہ باہم اہل اسلام میں مستحکم اور مضبوط اتحاد رہے۔ اس نازک وقت میں فرقہ وارانہ اختلاف بہت مضرت کا باعث ہوگا۔ معاملات حجاز کی پیچیدگی سے ایسے خطرات کا مجھے اندیشہ تھا اور اسی کے پیش آنے کی توقع سے میں نے شریف حسین کی اصلاح کرنا انکے ساتھ معاندانہ کارروائی کرنے سے زیادہ بہتر سمجھا تھا۔ ورنہ وہ جب سے کہ خدا اور رسول کے احکام کو بغاوت کرکے عیسائیوں سے ملے تھے مجھے بھی بھلا دیا تھا۔ مجھ سے وہ صاف نہیں ہے تھے نہ میں انکی تائید کرسکتا تھا۔ فلک احمد قل خلت لنا ما کسبت اب انکا تذکرہ بھی فضول ہے۔ موجودہ حالت گذشتہ حالت سے بھی زیادہ پیچیدہ ہوگئی ہے۔ سخت اندیشہ ہے کہ ہندوستان میں مقلدوں اور غیر مقلدوں کے درمیان افتراق ہوجائے۔ جزیرۃ العرب کی اصلاح تو درکنار اپنے یہاں فتنہ و فساد ایسا برپا ہوگا جسکا تدارک اگر جلد سے جلد کردیا جائے تو بہتر ہو سکے۔ میں نجد کے حالات اور نجدیوں کے خیالات اچھی طرح جانتا ہوں اور یقیناً جناب بھی اس سے غافل نہ ہونگے۔ اسوقت مجھے اپنی سنجیدہ رائے سے ممنون و مشکور فرمایئے۔ اس خطرہ کا تدارک کیسے کیا جائے۔ یہ امر نظر انداز کئے جانے کے قابل نہیں ہے کہ جو الزامات شریف حسین پر عاید تھے اور جو شبہات انپر کئے جاتے تھے۔ کم و بیش ابن سعود بھی ان میں شریک ہیں۔ بغاوت ترکوں کی اور وظیفہ خواری انگریزوں کی اور بربریت و جہالت کے مظاہر ابن سعود میں بھی انکے مخالف متواتر طور پر ظاہر کر رہے ہیں۔ اور سقوط طائف کے وقت جیسے ہنگامے جماعت نجدیہ نے شائع کئے وہ طشت از بام ہو رہی ہیں۔

سو اقعین جو خبریں ہو نچا رہی ہیں۔ اور خبر رسان مجبوری سے جو شائع ہوتی ہیں وہ سخت غمناک اور حیرت افزا ہیں۔ اس سے اگر قطع نظر کیا جائے کہ انپر معتقدات کی رو سے انھوں نے مقدس مقامات کی اور اولیا اللہ کی بے حرمتی کی انکے خلاف اعتقاد رکھنے والے کثیر اہل اسلام نظر انداز نہیں کرسکتے ہیں۔ اور بعید از قیاس بھی نہیں سمجھے کہ غیر مصالحانہ ان اشخاص کا قتل کیا جانا کوئی بھی برداشت کریگا۔ جیسے اہل نجد کے موافق اور مخالف اور معتبر اشخاص کی تحریروں اور تذکروں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ بعض ایسے اشخاص قتل کئے گئے جو صلاحیت بھی قتال کی نہیں رکھتے تھے۔ اور انکا کوئی ایسا جرم تھا کہ حسب شریعت حقہ قتل کا حکم صادر کیجئے۔ شیبی کا خاندان اور مفتی شافعیہ شیخ عبداللہ زوادی اور انکے خاندان کے لوگ جن میں شیخ ثانی اور بچے بھی قتل کرڈالے گئے اور مولوی نذیر احمد صاحب مجددی مہاجر مدینہ منورہ کے فرزند گرفتار کرلئے گئے۔ اور ان سے ایک ہزار گنی کا مطالبہ کیا گیا۔ یہ مولوی صاحب خود طائف میں موجود تھے اور انھوں نے اپنے روبرو گزرے ہوئے واقعات اور حالات ذکر کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قتل عام ہوا۔ عام غارتگری کی گئی۔ عورتیں بے حجاب اور مردوں کے کپڑے اتروا لئے گئے۔ اور یہ لوگ پیدل مکہ کے پیاسے واپس لے گئے۔ لیکن ابھی مجھے حالات میں کہ تین نفر اذیت کر گذرے اور مکہ شریف تک یہ دستور جاری ہے۔ معلوم نہیں کہ کتنے ہی مظالم ایسے ہی ان سے سرزد ہوئے ہونگے جنکا بعد میں ثبوت ہوگا۔ ان حالات کے ہوتے ہوئے دوست داران ابن سعود کا فرض یہ ہے کہ ان سے یہ مظالم چھوڑوادیں اور کئے ہوئے ظلموں کے تدارک کی طرف توجہ دلادیں محض انکے عیوب پر پردہ پوشی اور انکی کامیابی پر مبارکبادی انکی دوستی نہیں بلکہ فرقہ وارانہ اختلاف کا پیدا کرنا اور اسکی ذمہ داری اپنے اوپر لینا ہے۔

ابن سعود کا قبضہ مکہ مکرمہ پر انکی پریشانیوں کا پیش خیمہ ہے خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ ہندوستان میں فرقہ وارانہ اختلاف پیدا ہوجائے۔ شریف حسین باوجود طرفداری ہونے کے ہرولعزیز نہ ہوسکا کیا انھوں نے اسکی کوشش نہ کی ہوگی۔ ابن سعود ان سے زیادہ کوشش نہیں کرسکتے ہیں۔ خدا جزائے خیر دے سلاطین آل عثمان کو کہ انھوں نے اپنی قوت و اقتدار کے باوجود دو کروڑ روپیہ سالانہ ارض مقدس پر صرف کرکے گونہ امن قائم رکھا تھا۔ اب کون ایسا کرسکتا ہے شاہ عراق ...

یہ بھی جیسا کہ میرا خیال ہے کر دیگی اور تھوڑے ہی عرصہ میں قائم کر چکی ہیں درمیان
اگر انکے مصالح کے خلاف اگر کچھ کرینگے تو اسپر بھی انکی نمایش بلوہ
کافی ہیں۔ ورنہ ابن سعود کو سوائے سر تسلیم خم رکھنے کے کیا چارۂ کار
ہے اور اسوقت ان کی ہر دلعزیزی قائم رہی تو پھر یہ جیسے دشوار ہی
ہیں جسطرح شریف حسین کی اصلاح کو مفید سمجھتا تھا انکے سامنے
معاندت کیجئے کیونکہ انکا عزل میرے نزدیک بہت دشوار اور انکا
پیش خیمہ تھا۔ اسیطرح اب بھی مجھے تو یہی راہ دکھائی دیتی
تھی کہ جبتک نعم البدل نہ ہے ابن سعود کی اصلاح کی فکر کیجائے
لیکن لنگ کے دیکھنے والوں نے ایسی فضا پیدا کر دی کہ مجھے مجبوراً یہ
التماس نامہ پیش کرنا پڑا۔ اگر جلد آپ جیسے حضرات نے توجہ نفرمائی
تو بد سے بدتر حالت ہونیوالی ہے۔ امید ہے کہ جواب سے جلد مشرف
فرمایئے۔ والسلام

(فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ فرنگی محل لکھنؤ)

حرمین طیبین اور والی نجد

(از خامۂ فضیلت نگار جناب محترم مولٰنا مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب قادری بدایونی مدرسۂ عالیہ قادریہ بدایون)

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شرعاً خدمت و حکومت حرمین کا کون مستحق ہے۔ وہابی نجدی اس قابل ہیں یا نہیں؟

المستفتی محمد سید اعزاز حسین عفا اللہ عنہ۔

الجواب۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ شرعاً خدمت حرمین شریفین اور وہاں کی حفاظت کے مستحق وہ سچے مسلمان ہیں جو عقیدۃً و عملاً متبع شریعت غرا اور اسلاف کرام کثرہ اللہ سوادہم کے پیرو ہوں حرمین محترمین کا اکرام و احترام کرنیوالے ہوں۔ نجدی جو عقیدۃً محمد بن عبد الوہاب کے متبع ہیں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام و اولیائے عظام رحمہم اللہ تعالےٰ کی تعظیم اور رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت کے لئے سفر کو حرام اور حضور کی شفاعت کے اعتقاد کو حرام و شرک بتاتے ہیں اور اہلسنت کو مشرک ٹھہراتے ہیں الیٰ غیر ذلک من عقائدہم الفاسدۃ وہ باجماع و بتصریح علمائے کرام اسلام سے خارج و کافر ہیں ایسے وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ حرمین شریفین میں انکا تسلط و اقتدار ہو۔ وہاں کے حاکم بنیں یا بنائے جائیں جبتک صراحتاً ان عقائد فاسدہ سابقہ سے بیزاری اعتقاداً و عملاً اُن کی ظاہر نہ ہو۔ واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب۔

کتبہ محمد حبیب الرحمن القادری البدایونی غفر اللہ تعالےٰ۔

جیسا کہ تحریر نمبر ۱ بالا میں مذکور ہے وہی حکم شرعی ہے واللہ تعالیٰ اعلم
محمد ابراہیم الحنفی القادری البدایونی کان اللہ لہ استانۂ قادریہ بدایوں

مہر فقیر محمد ابراہیم

الجیب مصیب عزیز احمد القادری

محمد جمیل احمد القادری غفرلہ۔

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات

نواب سر نصر اللہ خانصاحب بہادر ولیعہد ریاست بھوپال

(از خان بہادر سید محمد ہادی صاحب سابق کلکٹر صوبہ متحدہ)

جناب خان بہادر سید محمد ہادی صاحب کا کلام جیسا پاکیزہ اور صاف ہوتا ہے اور واقعات جس خوبی سے آپ نظم کرتے ہیں وہ آپکا ایک خاص حصہ ہو گیا ہے جسکے باعث آپ کی شاعری مایۂ ناز ہے ذیل میں جو قطعہ درج کیا جاتا ہے اس میں مرثیہ کی پوری کیفیت پائی جاتی ہے ہم ناظرین کرام کی دلچسپی کے لئے نیز حضور نواب ولیعہد بہادر مرحوم کی یاد پر دو آنسو گرانے کیلئے بعد حسرت ذیل میں شائع کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

کئی دن رو گئے دلوں کو اک نیا داغ و ستم
کہاں ہیں اے دریغا نواب نصر اللہ خان جنگجو
جگہ خالی رہیگی تیری اسلامی جماعت میں
تصور کو تری صورت نہ ہوگی دھو لیگی
زبانیں کانپ جائینگی ترے کاموں کے کہنا
فلک پر جائیگی اس گل زمین باغ شاہی
رہیگی رہ نوردی نامرادی سعی لاحاصل
نہ چھوٹ جائینگے اس گلستاں میں
برس ابر مژگان جسنے رنج کو بستا ہے
وہ کاری زخم ہے پیکاں جو کالا ہو ہم
پریشاں خاطروں کو اب کہیں پیچ ہے
نہ آئیگا ہرگز اوج تیری بزرگی
بجاہے دلگی حالت اگر کوئی دیکھے تو
رہی آنکھوں کی گریہ ہی روز و روز اولا
حقیقت میں ہے جو کہنا جو کچھ نہ سمجھی
زباں پر ہیز کی ہمراز ناطقی ضرور
مرض کے سامنے احباب کی تدبیر کا علی
تصور کا رو دل سر زدہ ہوا آزادی

بہت ہی خوں فشاں آنکھیں ہیں اشکبار ہو
یہ وہ آنکھیں ہیں جو ڈھونڈا کرینگی جو بر ہوں
نہ گردش دور کی ہوگی نہ بجلی علو بر ہوں
نظر کو تیرے جلوے کی رہیگی جستجو بر ہوں
لبوں پر تیری باتوں کی رہیگی گفتگو بر ہوں
سدا آتا تھا بلبلاں خوش گلو بر ہوں
تجسس میں گریں گے کھا کر بکا کو بکو بر ہوں
زباں سبزۂ خوابیدہ کو ہوگا نور بر ہوں
چمن رکھیگی ہو جاری چشم تر کی آبجو بر ہوں
ہوگا سوزاں فرقت میں دل سے دود بر ہوں
مسلسل حسن و زلف شاہد زود دیدہ و بر ہوں
تجمل پر بشر کے کوئی باندھی باد صنو بر ہوں
نہ آئینہ کسی چارہ وہ چکا ہے رو برو بر ہوں
پڑیگی مروارید چشم تر کی آبرو بر ہوں
کہا گر چارہ سازوں نے کہ ان کو بھی بر ہوں
رہی آشنا و ذوق تمنا علو بر ہوں
جب بنا کار ہستاں کر چکا تھا مگر ہوں
رہا تھا حسن تقدیر میں جستجو علو بر ہوں

بست کو اپنے سمائے میں لگا کر ناز تو
شاد ان میں بھی اولاد کے تصدق ہو کی
رنگا کر دے ناکام جا میں تیری بخشش کی
نسبت بھی ہادی کے سر پر تیری سایہ کو

سلسلہ ہوئے ہیں پیشہ دعا جو شہر بدلات
رہی ہمیشہ کی امید کہ گنبد شہر کی
ہم میں وہ پر ہینگے جو کرتے تھے وضو
اپنے میں تو یہ کبھی نہیں رہیگا ہم

لکھی تاریخ نے یہ ہجرت سے گیلی لگن سے
لحد پر ہم ہم رویا کرے گی آرزو برسوں
۱۳۴۳ھ

بھوپال کی پولو ٹیم

بھوپال کی پولو ٹیم نے عالیجناب نواب افتخار الملک کرنل محمد حمید اللہ خان صاحب بہادر بی اے ایل ایل بی سی آئی ای سی وی او کی ہز ہائینس ولیعہد بھوپال کی ماتحتی میں جس شان سے پولو کھیلا ہے اسکا لکھنؤ کے ہر حلقہ میں نہایت مسرت و انبساط کے ساتھ چرچا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور ولیعہد صاحب موصوف کو مبارکباد دینے کے لئے اور اپنے اعزہ و مخصوص احباب کو عالیجناب نواب ولیعہد صاحب بہادر سے مشرف ہونے کا موقع دینے کے لئے ۲۴ نومبر کی شام کو عالیجناب نواب محی الدولہ حسام الملک میر محمد علی حسن خان صاحب آف بھوپال نے حضرت گنج لال باغ بھوپال ہاؤس میں ایک شاندار اور نہایت پر تکلف پارٹی دی۔ یہ ارادہ اور اسکا انتظام نہایت کم وقت میں ہوا لیکن بخیر و خوبی ہو گیا۔ ۵ بجے نواب ولیعہد بہادر ممدوح مع اپنی پارٹی ٹیم کے بھوپال ہاؤس میں تشریف لائے۔ نواب علی حسن خانصاحب نے اعزہ و احباب کو حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ نواب ولیعہد بہادر نے ملازمین سے بخندہ پیشانی ملاقات فرمائی۔ تقریباً دو گھنٹہ تک یہ پارٹی نہایت تفریح کے ساتھ جاری رہی جن اصحاب کو پہلی مرتبہ نواب ولیعہد بہادر موصوف کو اسقدر قریب سے دیکھنے اور ان سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل ہوا وہ حضور عالیہ کی سادہ مزاجی اور حسن اخلاق کے بے انتہا معترف و مداح ہو گئے۔ دونوں کی آمد سے نواب ولیعہد بہادر ممدوح فوراً موٹر پر تشریف لے گئے اور پارٹی بخیر و خوبی ختم ہوئی۔

سرکار عالیہ کی لکھنؤ سے واپسی

ہر ہائینس سرکار عالیہ بیگم صاحبہ بھوپال دام اقبالہا مع عالیجناب نواب کرنل حمید اللہ خانصاحب بہادر ولیعہد بالقابہ پارٹی ۲۴ نومبر کی شب میں لکھنؤ سے مراجعت فرمائے بھوپال ہوئیں۔ صاحب ممدوح اور دو اخبارات سے معلوم ہوا کہ لکھنؤ میں علیا حضرت کی تشریف آوری یکایک اور صرف پرائیویٹ تھی آپکی تشریف آوری سے ایک ہفتہ قبل جناب نواب ولیعہد بہادر بالقابہ بظاہر پولو میچ کھیلنے کو لیکن در اصل اپنے برادران مکرم مرحومین کی وفات کے صدمہ میں اپنا دل بہلانے کو لکھنؤ تشریف لائے تھے اور اونکی دوری گوارا نہ کرکے سرکار عالیہ بھی چند دن بعد یہاں تشریف لے آئیں۔ دوران قیام لکھنؤ میں سرکار عالیہ نے مزار حضرت شاہ مینا صاحب کی اور حضرت مولانا عین القضاۃ صاحب کی زیارت فرمائی۔ ایکدن نواب علی حسن خانصاحب کے دولتخانہ پر بھی تشریف لے گئیں تمام ہمہ وقت کوٹھی نواب صاحب ہوشیاری میں رہا جہانتک معلوم ہوا ہے سرکار عالیہ قدرتاً اپنے دو لائق اور نامور فرزندوں کی وفات کے صدمہ سے نہایت ملول و پریشان ہیں اور اس صدمہ نے ممدوحہ کو یکایک بہت کمزور اور ضعیف کر دیا ہے لیکن یہ افواہ بالکل بے بنیاد ہے کہ سرکار عالیہ انتظام ریاست سے قریب مستقبل میں دست بردار ہونیوالی ہیں۔ نواب ولیعہد صاحب بہادر کے تقرر ولیعہدی کی اطلاع اور سفارش گورنمنٹ ہند کو کی گئی ہے اور قیاس کیا جاتا ہے کہ آئندہ جنوری میں یہ معاملہ گورنمنٹ ہند سے طے ہوگا۔ اپنے برادران مکرم کی وفات سے ولیعہد صاحب موصوف پر کام کا بار بہت زیادہ ہو گیا اور ریاست کے بہت سے صیغے اور شعبے آپکے ماتحت کئے گئے ہیں جنہیں وہ ایک قابل اور تعلیم یافتہ ہونیکی وجہ سے نہایت ہوشیاری سے چلا رہے ہیں۔ آپکے دوران قیام لکھنؤ میں آپکے حسن اخلاق اور سادہ مزاجی کا سب نے اعتراف کیا۔ سرکار عالیہ کے اسٹاف میں آپکے ہمرکاب جناب مولوی سر اسرار حسن خانصاحب بہادر نصیر المہام اور جناب خان بہادر مولوی محمد متین الزمان صاحب بہادر معین المہام اور جناب مولوی مفتی حاجی منتصب علی صاحب اور دبیر الانشاء کے جناب قاضی ولی مظفر صاحب وغیرہ اصحاب تھے جملہ اصحاب نے اپنے طرز عمل اور حسن اخلاق سے لکھنؤ کے ہر شخص کو جسے ان سے نیاز حاصل کرنیکا موقع ملا گرویدہ کر لیا۔

چیمبر آف پرنسز دہلی

گذشتہ دنوں میں چیمبر کے سالانہ جلسے کی وجہ سے دہلی میں خود مختار روساکا اچھا مجمع رہا۔ گو اس جلسے کے حالات سینہ راز میں رکھے گئے اور اخبارات کو نہ مل سکے لیکن دہلی والوں نے

کسی نہ کسی طرح معلوم کر ہی لیا کہ اجلاس نہ امین کوئی بات طے نہ ہوئی۔ اور جن اعلیٰ طبقہ کا شاید کوئی ایسا ہو جو شکایات پیش نہ کیا ہو۔ اسوقت ہمکو نہ پولٹیکل نہ پارلیمنٹ کی نازک امر جو سے بحث کرنا ہے نہ تمام رؤسا کی شکایات پر تبصرہ کرنا ہے۔ نہ یہ کہنا ہے کہ حضور نظام دام اقبالہم خلد اللہ ملکہ کیوں اس کانفرنس کے قریب نہ آئے۔ نہ یہ کہنا ہے کہ مہاراجہ میسور نے کیوں دلچسپی لی ہم تو صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمکو بڑی توقع تھی کہ شہر تمام ان شکایتوں کی حضور مہارانا ناصر فتح سنگھ جی صاحب بہادر فرمانروائے اودے پور میواڑ کے معاملات جنکے وہ بنفس نفیس دلی تشریف رکھتے تھے طے ہو جاینگے۔ افسوس ہے کہ یہ بہت بڑی آرزو دلہی میں خاک میں مل گئیں اور آپکے معاملات کی ایک گتھی بھی نہ سلجھی۔ بلکہ یہ بات بہت زیادہ مشہور ہو چکی ہے کہ آپکو اختیارات حکمرانی چھوڑ دینے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے اس سے جو اثر ممدوح کی ذات پر مترتب ہو سکتا ہے وہ بھی ظاہر ہے اور جو خطرناک نتائج اس سے پیدا ہونا ممکن ہیں وہ بھی کوئی معمہ یا چیستان نہیں ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ جو اول سے آخر تک گورنمنٹ کی وفاداری میں ہر ممکن ذرائع عمل سے آمادہ رہا ہو جس نے گورنمنٹ کی خوشامد میں لاکھوں کے وارے نیارے کر دئے ہوں۔ جو ہر حیثیت سے جہانبانی کی قابلیت رکھتا ہو جسنے نازک سے نازک وقت میں اپنی قوم اور ملک کو تباہی اور ہلاکت سے بچایا ہو جسنے اہم سے اہم مواقع پر گورنمنٹ کی وفاداری میں سرگرمی کا اظہار کیا ہو کیا وہ ہستی آج اسی عزت کے مستحق ہے جسکی مدبرانہ خاموشی زبان حال سے کہہ رہی ہے ؎

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤ یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

گذشتہ اشاعتوں میں ہم نے گورنمنٹ عالیہ ہند کو توجہ دلائی ہے کہ وہ مہارانا صاحب بہادر بالقابہم کے متعلق کم سے کم ایک سرکاری بیان شائع کر کے خواص و عوام کو مطمئن فرما دے کہ ان ان وجوہ سے حضور مہارانا صاحب بہادر کو ترک اختیارات پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اگر اس مسئلہ پر روشنی نہ ڈالی گئی تو ہم کہینگے کہ حضور مہارانا صاحب بہادر کے خدانخواستہ عزل پر عوام و خواص میں بے چینی بڑھ جائیگی اور چاہے مظاہرہ نہ ہو لیکن ایک غیر معمولی ہیجان پیدا ہو جائیگا اور اکثر والیان ملک دل گرفتہ ہو جاینگے۔ اور یہی نہیں بلکہ وفاداری کے تمام حوصلے پست ہو جاینگے۔ گورنمنٹ کے لئے کیا مشکل ہے کہ اسپر جلد غور فرما کر اسکے بجائے اطمینان و سکون پیدا کر دے۔

جشن سالگرہ ہمایون تاجدار کپورتھلہ

نہایت خوشی اور غیر معمولی شادمانی سے ہم لکھتے ہیں کہ حضور پرنور ہز ہائینس مہاراجہ سر جگجیت سنگھ صاحب بہادر بالقابہم تاجدار کپورتھلہ اسٹیٹ نے ریاست سے دارالحکومت کو رونق افروز ہو کر سالگرہ ہمایون کا جشن جشنیہ منعقد فرما کر متعلقین و متوسلین کو انعام و اکرام شاہی سے سرفراز و ممتاز فرمایا جسکے تین دن گذرے جاتے ہیں۔ ہم اس جشن ہمایون کی مختصر کیفیت ذیل میں ناظرین کرام کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔

۲۴ نومبر ۱۹۲۴ء یوم مبارک دوشنبہ کو چار بجے شام کو میدان پریڈ میں فنون جنگ کے کرتب ہوئے۔ ریاست کی تمام پیدل و سوار فوجوں نے اپنے آقائے نعمت کی سالگرہ ہمایون میں جی توڑ کر اپنے کمالات دکھائے جس سے انکی اعلیٰ فوجی قابلیت کا مظاہرہ ہوا۔ اور یہ بھی واضح ہوا کہ بنفس نفیس حضور پرنور کو اپنی جان نثار فوج سے کس درجہ تعلق ہے کہ تقریبات کی پہلی تقریب فنون سپہ گری سے شروع ہوئی۔ جو زندہ قومیں کہلاتی ہیں وہ تلوار کی آنچ دیکھتی ہیں اور اپنا فخر سپہ گری میں جانتی ہیں۔ گو زمانہ کے حالات سے کتنے ہی تغیرات ہوگئے ہوں لیکن ابھی میدان کے لوگوں کی کمی نہیں ہے جب حضور پرنور کو فوجی زندگی سے انس خاطر ہے تو فوج ہمیشہ سرداری کی جاتی ہے۔ المختصر ایک نہایت بالشان مجمع کی موجودگی میں فنون سپہ گری کے اعلیٰ اعلیٰ کرتب ہوئے اور خود حضور پرنور نے رونق افروز ہو کر حظ حاصل کیا۔ تمام انتظامات حضور پرنور کے جنگی محکمے نے اعلیٰ پیمانہ پر کئے تھے باقبال حضور پرنور خیریت سے جلسہ ختم ہوا۔

حضور پرنور کی آمد و واپسی پر اسٹیٹ بینڈ وغیرہ نے سلامیاں دیں۔

۲۵ نومبر یوم شنبہ کو دن کے گیارہ بجے حضور مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ نے جگجیت محل کے شرقی چبوترہ پر جلوس فرمایا۔ جملہ اہلکاران درجہ خاص و درجہ اول بلباس نیم جلوس گل پر حاضر تھے۔ سامان جلوس و سامان فرش و سائبان وغیرہ و اسٹیٹ بینڈ حسب دستور حاضر تھا بوقت اختتام جلوس بینڈ نے سلامی دی اور اکیس ضرب توپ کی سلامی سر ہوئی بعد ادائے رسومات حضور پرنور بغرض ارداس گوردوارہ میں تشریف لے گئے

پولیس و حکام ریاست بھی وہاں موجود تھے۔
شب کو ۸ بجے جگت جیت جلسہ میں سب معمول ڈنر ہوا۔ اسٹیٹ بینڈ حاضرین کی سامعہ نوازی کرتا رہا۔ ساڑھے نو بجے بائسکوپ ہوا۔

۲۲۔ نومبر ۱۹۲۲ء کو دن کے تین بجے دربار ہال میں جشن کا دربار حسب دستور منعقد ہوا۔ جلوس کی سواری میں سرکار حضور انور رونق افزائے دربار ہال ہوئے۔ بادیگارڈ اور اردلی کے سوار بطور بدرقہ ہمرکاب تھے۔ تمام حکام سول و ملٹری و لیڈیسز ایجی ٹنجی وردیوں اور لباسوں میں قبل سے دربار ہال میں حاضر تھے۔ سرکار حضور کی رونق افروزی پر گارڈ آف آنر اور توپخانے نے سلامیاں دیں۔
پھر بصد شوکت و احتشام کارروائی دربار عمل میں آئی۔ اور نذریں پیش ہوئیں۔ بعد اختتام دربار سرکار حضور انور بانظم و احتشام سے مراجعت فرمائے جگت جیت جلسہ ہوئے اسوقت بھی اسی طرح سلامی کے فیر کئے گئے۔ اور ۲۵ و ۲۶ کو تمام دفاتر سرکاری و محکمہ جات کو عام تعطیل مرحمت ہوئی۔

دبدبۂ سکندری اپنے جذبات خلوص کیساتھ حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم کو اس جشن ہمایوں کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ خالق لیل و نہار ذات شاہانہ کو ہمیشہ ایسے لیل و نہار نصیب فرمائے اور دور کامرانی تا دیر قائم رہے۔

دارالریاست مصطفیٰ آباد عرف رامپور

بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادی صاحبہ جناب صاحبزادہ مولوی سید قدرت علی خانصاحب بہادر میونسپل افسر (برادر زادہ اعلیحضرت حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم) ۲۲ نومبر کو آپکی بیگم صاحبہ جو اعلیحضرت بندگانعالی کی ماموں زاد ہمشیر ہیں اپنے یہاں سے بجہات لیکر خاص باغ گئیں جو شرف قبول سے مشرف فرمالیا گیا اور مبلغ دو ہزار روپیہ عطا فرما کر خاندان نوازی کا ثبوت دیا اور بموجب قاعدہ خاندان والا دوسرے روز متعدد خوان تورے کے ارسال فرما کر مزید توجہات شاہانہ کا اظہار فرمایا۔ ۲۰ نومبر کو تاریخ شادی مقرر تھی۔ چنانچہ اس روز صبح کو جناب صاحب میونسپل افسر بہادر کی جانب سے دودھ والوں کو کھانا دیا گیا جسکا سلسلہ رات کے نو بجے تک جاری رہا۔ عزیزوں کی تواضع و مدارات باحیثیت میزبان کے حسن انتظام سے شایانہ طریقے سے ہوئی۔ اعلیحضرت کی جذبات اور خوش نصیبی سے جناب صاحب میونسپل افسر بہادر کی جانبیت کو بہت واضح کر دیا تھا۔ کھانے کے جلسے میں قریب قریب تمام حضرات اہلخاندان و حکام سول و افسران ملٹری و معززین شہر کئی ہزار کی تعداد میں شریک تھے۔ اور سب کے سب قابل تعریفین کے مداح و معترف واپس ہوئے۔ شام کو اعلیحضرت حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم نے ازراہ تلطف و مکرمت شاہانہ علیا جناب [illegible] نواب شہنشاہ دولہن بیگم صاحبہ دام اقبالہا کو جناب صاحب میونسپل افسر بہادر کے یہاں کی تقریب میں شرکت کے لئے دولہن صاحبہ کے یہاں بھیجا موصوفہ موٹر میں تشریف لائیں اور دیر تک تشریف فرما رہیں اور اپنی جانب سے مبلغ ایکہزار روپیہ عنایت فرمایا۔ شب کے بارہ بجے جناب منشی محمد سعید الدین خانصاحب پیشکار اجلاس جناب فیض [illegible] آپ محمود و مسعود منشی محمد شبیر [illegible] خانصاحب قبلہ ڈسٹرکٹ جج بہادر گورنمنٹ رامپور دامت معالیہم اپنے نور نظر لخت جگر منشی محمد معین الدین خانصاحب سلمہ کی بارات لیکر دھوم دھام سے دولہن صاحبہ کے یہاں پہونچے۔ جہاں بارات کے کثیر التعداد معزز و باوقار مہمانوں کے لئے مکان کو فرش و فروش اور برقی روشنی سے آراستہ کیا گیا تھا۔ بارات کے مہمان اس مکان میں ٹھہرائے گئے۔ ۲۹ نومبر کو دن کے ایک بجے دولہن کا ڈولا روانہ ہوا۔ طلائی و نقرئی و مسی و چوبی سامان جہیز جو بیش قیمتی اور بیش قرار تھا کر دیا گیا اوسکی تفصیل طوالت سے خالی نہیں مختصر یہ ہی کہ دیکھنے والے ہر طبقے کے لوگ آفریں و مرحبا کہہ رہے تھے۔ اس سامان کو جس سلیقہ مندی اور تمام انتظامات شادی کو جس غیر معمولی شائستگی سے عمر جی جناب منشی صادق حسین صاحب ایکسٹرا مدارس نے انجام دیا تھا وہ بالکل ایک نئی بات تھی جو ان کی طباعی اور فطری قابلیت کو زبان حال سے بیان کر رہی تھی۔ الغرض آتشبازیوں اور سہروں کی سجاوٹ سے ڈولا روانہ ہوا۔ اسٹیٹ بینڈ اور فوج کے سوار اور ہاتھی اور باراتیوں کی قیمتی خوشنما نفیس گاڑیاں قطار در قطار مستورات مخدرات کے دولے اور رتھ ایک خاص منظر پیش کر رہے تھے۔ اس دھوم دھام سے بارات رخصت ہوئی اور یہ تقریب سعادت مع الخیر ختم ہوئی۔ خدا تعالے اس قران السعدین کے اثر سے ہمیشہ جناب صاحب میونسپل افسر بہادر کو شادمان رکھے اور جلد ہی ان کی صاحبزادگان کے سہرے دن کی بہار دیکھنا نصیب کرے۔ اس تقریب سعیدہ میں یہ قابل تقلید مثال تمام [illegible] رنگ کا مشغلہ لا حول [illegible] سے ہر طبقے کے لوگوں کو [illegible] شریک ہونیکا موقع دیا اور [illegible] و خسران آخرت بھی یہ بارات اور باراتی [illegible] رہے۔ جو عقلی کی تقریب ۳۰ نومبر کی رات میں عمل میں آئی۔ اس

سے صبح پر کلی جناب صاحب منیجر صاحب افسر بہادر کی جانب سے نہایت سرگرمی سے تمام مراسم انجام پذیر ہوئے۔

ملخصات احکام گورنمنٹ رامپور خلد اللہ ملکہ

منشی عاشق علیخان بوجہ مستعدی و ہوشیاری مقصرم فیلخانہ اور جو علیخان نائب منصرم فیلخانہ مقرر ہوئے۔ منشی سعادت علیخان صاحب سب ججی سابقہ متوفیہ کو جو گورنمنٹ عالیہ ہند سے خطاب خانصاحب کا عطا ہوا ہے وہ درج گزٹ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر احمد علیخان بجائے ڈاکٹر گلاب وہ جس کے مقرر کئے گئے ہیں۔ احمد خان بہادر سید رضا حسین صاحب چیف مجسٹریٹ مولوی قاسم علیخان صاحب ممبر بورڈ آف آڈٹ عارضی طور پر انکا کام انہیں کے اختیارات کے بموجب انجام دینے کے لئے مقرر ہوئے۔ اور آڈٹ میں بورڈ پورا کرنے کی ضرورت سے مولوی سید اولاد حسین صاحب عارضی طور پر ممبر بورڈ آف آڈٹ مقرر ہوئے۔ انجینیر صاحب برقی کو ۵ نومبر سے ایک مہینے کی رعایتی رخصت عطا ہوئی۔ اسسٹنٹ انجینیر صاحب کام انجام دینگے۔ بابو فضل حسین صاحب اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ اسٹیٹ ٹیلیگرافس کو تین ماہ کی رخصت بوضع تنخواہ دی گئی اور انکا کام منشی حمید اقتدار ہیڈ کلرک اسسٹنٹ ٹیلیگرافس کو دیا گیا۔ سید ابرار حسین صاحب افسر کارخانجات کو ایک ماہ کی رخصت عطا ہوئی۔ منشی محمد منیع علیصاحب پیشکار اجلاس جناب ریونیو سکریٹری بہادر کو ۱۰ روز کی رخصت مرحمت ہوئی۔

رویت۔ ۲۹ ماہ فاخرہ ربیع الآخر یوم پنجشنبہ کو مطلع صاف تھا لیکن چاند دکھائی نہ دیا۔ ۳۰ نومبر یوم جمعہ مطابق ۳۰ ماہ فاخرہ کی رویت قرار دیکر یکم جمادی الاول ۲۹ نومبر کی قرار پائی۔

موسم سرما ترقی پر ہے معمولی کھانسی زکام کی شکایت رہتی ہے۔

خلاصہ خبر من

جوناگڑھ اسٹیٹ میں ۲۰ نومبر کو ہز ہائنس جناب نواب صاحب تشریف لائے اور ۲۵ نومبر کو بیاہ طور پر دربار منعقد ہوا راجکوٹ میں رونق افروز ہوئے اور ہز ہائنس نے بہتیرے ارکان ریاست اور عہدیداران سے باضابطہ ملاقاتیں فرمائیں۔

حیدرآباد دکن کے ہزاکزالٹڈ ہائینس حضور نظام عالیمقام نے اپنی حدود مملکت میں اخبار انگلش مین کا داخلہ ممنوع قرار دیا ہے۔ اخبار مذکور میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں حضور نظام کی نسبت بہ تعریض ریشہ دوانی کا ذکر کیا گیا تھا۔

کلکتہ ربیع الاول... جلسہ سالانہ مدرسہ... [illegible]

انکسال لکھنو کو بغرض اشاعت موصول ہوئی ہے جو بجنسہ درج کیا جاتا ہے۔

شب دوازدہم ربیع الاول شریف ۱۳۴۱ھ کو جبکہ حضرات علماء کرام و مشائخ عظام و طلباء مدارس و عمائد ذی وقار و تجار وغیرہ کے حضرات کا اسقدر اژدہام تھا کہ پورا مکان مدرسہ بھر گیا تھا۔ اسکی کارروائی حسب ذیل ہے۔

(۱) جناب مولوی حافظ قاری ابوالقاسم محمد متین صاحب مدرس متعلم مدرسہ منبع الصدر عالیجناب شمس العلماء حضرت مولانا حاجی حافظ ابوالحامد محمد عبدالحمید صاحب قبلہ فرنگی محلی ناظم مدرسہ ہذا نے بیان میلاد فرمایا اور آیہ کریمہ تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض کی تفسیر تحقیق کے ضمن میں حضور قدسی مرتبت سرور کائنات علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتحیات کی افضلیت اور دیگر حضرات انبیاء مرسلین علیہم السلام کا موازنہ کرتے ہوئے شان رحمت ایسے فاضلانہ و محققانہ طریق سے ثابت فرمائی کہ جملہ حاضرین محو بیان ہوگئے بارک اللہ فی عمرہ وعلمہ۔

(۲) جناب حکیم ہادی رضا خانصاحب سکریٹری مدرسہ منبع الطب لکھنو کی تحریک اور جناب مولوی حکیم سید شاہ محمد ایوب صاحب نسیم گرانڈی کی تائید اور جناب منشی نور محمد صاحب کی رضا مندی سے عالیجناب مولانا حاجی ابوالنصر محمد عبدالرشید صاحب قبلہ خلف الصدق عالیجناب شمس العلماء حضرت مولانا حاجی حافظ ابوالنصر محمد عبدالمجید فرنگی محلی قدس اللہ سرہ العزیز صدر جلسہ انتخاب ہوئے تحت صدارت آراستہ ہوئی۔

(۳) عالیجناب حضرت ناظم صاحب کی ترتیب فرمائی ہوئی کارروائی سنائی۔ حضرت ممدوح نے ضعف و علالت کی وجہ سے جناب ابوالفضل محمد عبدالرحیم صاحب مدرس ثانی مدرسہ ہذا نے پڑھکر سنائی جسکو تمام حاضرین نے بہت توجہ سے سنا۔

(۴) جشن میلاد شریف کی تعطیل کی وجہ سے اکثر طلبہ شریک جلسہ نہ ہوسکے تھے لہذا تجویز ہوا کہ جناب صدر صاحب کے دست خاص سے ناظم صاحب مدرسہ کیلئے مرحمت انعام تقسیم فرمائینگے۔

(۵) حضرت ناظم صاحب قبلہ نے تحریک کی کہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سرپرست مدرسہ ہذا کے برکت عمر و ترقی مدارج دارین کی دعا کیلئے تحریک کی اور سب حاضرین نے نہایت صدق دل سے اس تحریک کی تائید کر کے دعا میں مشغول رہے۔

(۶) شکریہ جناب صدر صاحب کی تقسیم بشیرینی پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ المرقوم بندہ محمد فضل الرحمن حنفی قادری بریلوی۔ ناظر دفتر مدرسہ ہذا۔

بریلی سے مشہور روزنامہ اخبار کے مالک و ایڈیٹر جناب منشی کرم الہی صاحب کی کیم ۲۸ ربیع الآخر ۱۳۴۱ھ یوم پنجشنبہ کو اپنے مستقر پر شب کو

رسالہ مستانہ جوگی کا طبی نمبر

رسالہ کی بارھویں سالگرہ کی خوشی میں

ماہ دسمبر ۱۹۲۲ء کو نہایت شان سے چھپیگا۔ آیورویدک
یونانی اور مستند نسخے۔ سینا سیون کے ٹوٹکے۔ یونانی اور
انگریزی ادویات کے آزمودہ نسخے۔ ہر دھات کے تجربہ شدہ
کشتوں کے طریقے۔ ہندوستانی جڑی بوٹیوں کی شناخت
اور انکے پر تاثیر اثر۔ دیسی چیزوں سے قیمتی انگریزی ادویات
تیار کرنے کے راز۔ انگریزی و دیسی پیٹنٹ ادویات کے
راز۔ علم صحت و معرفت علم سائنس۔ ہوا۔ غذا۔ اور دیگر
طریقوں سے علاج۔ دلچسپ طبی نوٹ عجائبات عالم۔
مضمون سے علاج نہایت عام فہم عبارت میں درج رسالہ
ہونگے۔ رسالہ مستانہ جوگی کا طبی نمبر سو صفحوں سے زیادہ
ضخامت پر نہایت دلفریب لکھائی چھپائی کے ساتھ کتابی
صورت میں چھپیگا قیمت فی رسالہ پانچ آنہ تین روپیہ
رسالہ کا سالانہ چندہ ادا کرنیوالوں کو مفت ملیگا۔

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ مستانہ جوگی۔ مقام اچھرہ (لاہور)

اپنی قسم کا پہلا ماہواری علمی ادبی رسالہ گلستان

مشتمل بر انکشافات علمیہ و اخبار و اعلیٰ و ارشادات علمیہ و معجزات و اقتباسات

رسالہ ۱۰ جون ۱۹۲۲ء سے پابندی وقت ایک خوشنما تقطیع پر
نہایت آب و تاب سے ملک کے سامنے پیش ہو رہا ہے۔ یہ
اپنی طرز کا نرالا اور واحد صحیفہ ہونے کے سبب ہندوستان
کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے
بہت سے ہندو مسلمان سکھ اور دیگر مذاہب کے اردو دان اصحاب
اسکے خریدار ہیں۔ جو اسکی ہر دلعزیزی کی ایک بین دلیل ہے اسکا
نغمہ سرمایہ عشق و محبت کی دل ہلا دینے والی داستانیں
حیرت انگیز افسانوں دلچسپ ڈراموں اور مذاق سلیم پیدا
کرنیوالی مشاہیر شعرائے ہند کی پھڑکتی ہوئی غزلیات سے
بھرپور ہوا کرتا ہے اور باقی نصف حصہ میں علوم جفر رمل نجوم
ہندسہ اور کیمیا وغیرہ کی گہری رموز پر عام فہم پیرایہ میں روشنی
ڈالی جاتی ہے۔ جو بقضا اب کسی دوسرے رسالہ میں نہ پائینگے
باوجود اس قدر خزینہ علوم ہونے کے گلستان پھر بھی عہ سالانہ
قیمت پر ارسال کیا جاتا ہے۔

نمونہ ان حضرات کی خدمت میں ... ...
باعدم خریداری کی بابت ہمیں پوسٹ ... ... کا وعدہ ...
اسپر کار بند بھی ہوں۔ ورنہ بصورت دیگر ... ... دو ...
کا وی۔ پی بھیجنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔

منیجر گلستان امرتسر

مصور حضرت مرزا غالب کا دیوان

مع شرح لغاتی جسکو تعلیم یافتہ گروہ سے سند قبول عطا ہو چکی ہے یہ نیا
ایڈیشن نہایت عمدہ وارنش پیپر پر چھاپا گیا ہے مجلد قیمت ٥ صر
ایوری فنشنڈ قیمت عہ ۔

ملنے کا پتہ۔ نظامی پریس۔ بدایوں۔ یو۔ پی

ہفتہ وار اخبار البلاغ دہلی

دنیائے صحافت کا زبردست علمبردار، قوم و ملک کا بہترین ترجمان
ہے۔ ہفتہ وار دار السلطنت دہلی سے ... زیر ادارت ... ۱۲ اگست
۱۹۲۲ء سے جاری ہوگیا جسمیں ملکی اور غیر ملکی ... سی اور تمدنی مباحث پر
پرزور دلائل سے بحث کیجاتی ہے۔ قوم کا حقیقی ترجمان اور سچا بہی خواہ
ہے دیسی ریاستوں کا خصوصی آرگن اور انکے اندرونی و بیرونی معاملات کی حمد ... و ... دانہ
سے وکالت کرتا ہے مسلم الثبوت اہل قلم کی سرپرستی میں پابندی اوقات جاری ہے

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی تیار کردہ ۱۹۲۳ء کی کا نوری جنتری نہایت خوبصورت
چکنے کاغذ پر چھپی ہے۔ اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ بھیجئے مذکورہ بالا جنتری آپکی خدمت
میں روانہ کردیجائیگی۔

ہیلک

ہر قسم کے گھاؤ درد۔ ہاتھ پیروں کا پھٹنا، دھاجن۔ بواسیر۔ آگ سے جلے ہوئے گھاؤ۔
چوٹ کی وجہ سے درد یا خون کا پھٹنا وغیرہ کے لئے کمی دوا ہے۔ چوہے بلی۔ مکڑی۔ بچھو وغیرہ
کے کاٹی ہوئی جگہ سے زہر دور کرنے کیلئے ہیلک ایک سریع الاثر دوا ہے۔ مثل ... کے ... اور جھانسنگ
کے ... عورتوں کے لئے ہیلک روزانہ استعمال کی چیز ہے اسکے لگانے سے کسی قسم کی جلن وغیرہ نہیں
ہوتی۔ فی زمانہ اس قسم کی تمام دوائیوں کی تجربہ کرنے پر ہیلک سب سے زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے
ہر گھر ہسٹ کو ہیلک کی ایک ڈبیہ ضرور رکھنا چاہئے۔

قیمت فی ڈبیہ ۱۰ محصول ڈاک ۶

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مطبع حسنی ریاست رامپور مین حسب الارشاد مولوی محمد حسن خان صاحب مرحوم مغفور باہتمام سید محمد فضل حسن صابری اڈیٹر و منیجر و پرائٹر کے چھپا اور مشتہر ہوا